Digitized By Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ٹیلیفو

روزنامہ

الفضل

قادیان

یوم سہ شنبہ

جلد ۳۳ | ۱۰ ماہ وفا ۱۳۲۴ ہش | ۲۹ رجب ۱۳۶۴ھ | ۱۰ جولائی ۱۹۴۵ء | نمبر ۱۶۰

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۹ ماہ وفا سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج رات شام بذریعہ فون یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سر کے چکروں کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں۔

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ حرم ثالث سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو تا حال بخار ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا کریں۔

باقی اہل بیت و خدام بخیریت ہیں۔

قادیان ۹ ماہ وفا۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب ڈلہوزی سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ میں خدا تعالےٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے مولوی احمد علی صاحب سیالکوٹی اور گیانی عباد اللہ صاحب جو بھوناں ڈاکخانہ ضلع امرتسر جلسہ میں شمولیت

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا

چالیس کروڑ ہندوستانیوں کو آزاد کرانے کا غیر معمولی ولولہ

از ایڈیٹر

روزنامہ الفضل قادیان ۲۹ رجب ۱۳۶۴ھ

انبیاء کرامؑ اور ان کے خلفاء میں جرأت دلیری اور حق گوئی کی جو طاقت ہوتی ہے اس کی مثال دنیا کے بڑے سے بڑے بہادروں اور شجاعت و دلیری کے دعویداروں میں بھی نہیں مل سکتی۔ وجہ یہ کہ ان کا اس ہستی سے تعلق ہوتا ہے جس کی شان علیٰ کل شئی قدیر ہے۔ وہ اسی کو اپنا ملجا و ماوا یقین کرتے۔ اور اسی کو اپنا ناصر و مددگار سمجھتے ہیں۔ وہی ان کا کارساز ہوتا اور اسی پر وہ کامل بھروسہ رکھتے ہوئے بلا خوف و خطر بڑی سے بڑی صداقت کا اظہار نہایت بے تکلفی سے کرتے ہیں خدا تعالےٰ کی ذات پر ان کے ایمان اور یقین کی کیفیت سے ناواقف لوگ ان پر طرح طرح کے اعتراضات کرتے ہیں۔ جب وہ حکومت کو کسی معاملہ میں حق پر سمجھتے ہوئے اس کی تائید کرتے۔ اور رعایا کو حکومت کے مقابلہ میں غلط راستہ پر چلتے دیکھ کر اس کی خیر خواہی اور ہمدردی کی خاطر ٹوکتے ہیں۔ تو ان کو حکومت کے خوشامدی اور ملک و قوم کے دشمن قرار دیا جاتا ہے۔ لیکن جب وہ حکومت کو اس کی کسی غلطی پر متنبہ کرتے یا رعایا کے حق کی تائید و حمایت کرتے ہیں۔ تو انہیں حکومت کے باغی اور مجرم ٹھہرایا جاتا ہے مگر ان کو ان باتوں کی کوئی پروا نہیں ہوتی چونکہ ان کے پیش نظر رب کی خیر خواہی ہوتی ہے۔ وہ جو بات حق اور مفید سمجھتے ہیں۔ اسے ہر قسم کے اعتراضات سے لاپروا ہو کر پیش کر دیتے ہیں۔

یہ نظارہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد مبارک میں اور اب جبکہ خدا تعالےٰ کے فضل سے جماعت روز بروز ہر پہلو سے ترقی کرتی جا رہی ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے زمانہ میں نمایاں ہوتا جا رہا ہے۔ اس قدر نمایاں کہ وہ لوگ، جو جماعت احمدیہ اور اس کے امام پر حکومت کے خوشامدی ہونے کا الزام لگایا کرتے تھے۔ وہی اب اس صداقت کا اظہار کر رہے ہیں۔ کہ امام جماعت احمدیہ نے ہندوستان کی آزادی کے لئے جس جرأت اور دلیری کے ساتھ مطالبہ کیا ہے۔ جس زور اور ولولہ کے ساتھ حکومت کو اہل ہند کا یہ حق دینے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اس کی مثال ہندوستان کے کسی بڑے سے بڑے آزادی پسند کی تقریروں میں بھی نہیں مل سکتی۔

چنانچہ اخبار "اہلحدیث" اپنے ۶ جولائی کے پرچہ میں لکھتا ہے۔

"اب خلیفۂ قادیان کا مسلک بھی سننے کے قابل ہے۔ یہ وہی مسلک ہے جو عام کانگرسیوں اور دیگر سیاسی لوگوں کا ہے۔ یعنی سیاسی لوگ ہندوستانیوں کو حالت موجودہ میں غلامی کی ذلت میں مبتلا سمجھتے ہیں۔ اس لئے آزادی کی کوشش کرتے ہیں۔ اس کوشش میں بعض دفعہ وہ اپنی جان پر بھی کھیل جاتے ہیں۔ قید و بند کے مصائب بھی برداشت کرتے ہیں۔ تاکہ غلامی کی زنجیریں کٹ جائیں۔ اور ہندوستانی آزادی کی ہوا میں خوش و خرم رہیں خلیفہ قادیان نے حکومت کی جدید سکیم کے متعلق اظہار خیالات کرتے ہوئے خطبہ جمعہ میں ہندوستانیوں کی ذلت غلامی کا ذکر کرتے ہوئے جو کچھ کہا ہے۔ وہ پڑھنے اور سننے کے قابل ہے۔ آپ نے لیڈروں کو اتفاق کر کے کام کرنے کا مشورہ دیا۔ اور کہا (اس کے بعد ۲۳ جون کے الفضل سے حضور کے خطبہ جمعہ کا اقتباس دیتے ہوئے لکھا ہے۔) یہ الفاظ کس جرأت اور حیرت کا ثبوت دے رہے ہیں۔ کانگرسی تقریروں میں اس سے زیادہ نہیں ملتے۔ ۴۰ کروڑ ہندوستانیوں کو غلامی سے آزاد کر دینے کا ولولہ جس قدر خلیفہ جی کی اس تقریر میں پایا جاتا ہے۔ وہ گاندھی جی کی تقریروں میں بھی نہیں ملے گا۔"

"اہلحدیث" کے ان الفاظ سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ہندوستانیوں کی آزادی کا ذکر کس زور اور کس قدر صاف بیانی کے ساتھ فرمایا ہے۔ اس بارے میں سب سے زیادہ صاف گو اور دلیر گاندھی جی کو سمجھا جاتا تھا۔ اور اس میں شک نہیں۔ کہ انہوں نے ہندوستان کی آزادی کے لئے قابل قدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ لیکن "اہلحدیث" نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے خطبے کو پڑھ کر اس صداقت کا علی الاعلان اعتراف کر لیا۔ کہ ہندوستانیوں کو غلامی سے آزاد کرانے کا ولولہ جس قدر اس میں پایا جاتا ہے۔ وہ گاندھی جی کی تقریر میں بھی نہیں ملیگا۔ اس کی وجہ کیا ہے یہی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے خاص بندے جس کسی صداقت کے اظہار کو ضروری سمجھتے ہیں۔ اور کسی حق کا مطالبہ کرنا درست قرار دیتے ہیں۔ تو بغیر لاگ لپیٹ کے نہایت صفائی کے ساتھ اسے پیش کر دیتے ہیں۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بھی ہندوستان کی آزادی کے متعلق ایسا ہی کیا۔ اخبار "اہلحدیث" نے اس کے متعلق جس جرأت اور حق گوئی کا اظہار کیا ہے۔ وہ قابل تعریف ہے

باقی رہا "اہلحدیث" کا یہ خیال کہ

"مرزا صاحب کلاں اگر زندہ ہوتے۔ تو خلیفہ جی کی اس تقریر کو خود ہی شائع کرنے سے منع کر دیتے۔ یا سرکار کو کہہ کر اسے ضبط کرا دیتے" مگر یہ سراسر نادرست اور بے بنیاد ہے۔ کیونکہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ہندوستان کی آزادی کے متعلق جو کچھ فرمایا ہے۔

ایڈیٹر: غلام نبی

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

Digitized By Khilafat Library Rabwah

وہ گورنمنٹ برطانیہ کی مخالفت نہیں۔ بلکہ اس کی عین خیر خواہی اور ہمدردی ہے۔ کیونکہ موجودہ حالات میں انگلستان کا فائدہ اسی میں ہے۔ کہ وہ ہندوستان کے ساتھ صلح کر کے اسے زیادہ سے زیادہ آزادی دے کر خوش کر لے۔

چنانچہ حضور نے ہندوستان اور انگلستان کی صلح کے متعلق جنوری ۱۹۴۵ء میں جو خطبہ پڑھا۔ اور جس کے بعد خدا تعالیٰ نے غیر معمولی طور پر صلح کی گفتگو کے سامان پیدا کر دیئے اس میں حضور نے انگلستان کو مخاطب کر کے فرمایا۔

"اے انگلستان تجھے خدا تعالیٰ نے موقعہ دیا ہے کہ تو اس ملک کے ساتھ صلح کر لے۔ اور ان ترقیات میں حصہ لے اور برکات کا وارث ہو۔ تجھ پر صدیوں اللہ تعالیٰ نے رحمتیں کی ہیں۔ مگر گزشتہ صدیاں تو خواب ہو جایا کرتی ہیں۔ تیرے لئے موقعہ ہے۔ کہ تو آئندہ صدیوں میں اپنے لئے اللہ تعالیٰ کی رحمتیں حاصل کرنے کی بنیاد رکھ لے۔ تا تجھ پر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا سلسلہ ٹوٹنے نہ پائے۔ ایک خوش ہندوستان انگلستان کے لئے بہت بڑی برکت اور طاقت کا موجب ہے۔ خوش ہندوستان میں انگلستان کیلئے امن کے زمانہ میں ایسی وسیع منڈیاں ہیں۔ کہ اسے کہیں اور ایسی وسیع منڈیاں حاصل نہیں ہو سکتیں۔ اور جنگ کے زمانہ میں انگلستان کو اتنی بڑی فوج کہیں سے نہیں مل سکتی۔ جتنی ہندوستان دے سکتا ہے۔ ..... اگر ہندوستان خوشی کے ساتھ تعاون اور اپنے فوائد انگلستان کے فوائد کے ساتھ اور اپنی امنگیں اس کی امنگوں کے ساتھ وابستہ سمجھے تو چالیس کروڑ کی آبادی میں سے دو کروڑ چالیس لاکھ سپاہی دے سکتا ہے۔ اور اتنے سپاہی دنیا کا کوئی اور ملک نہیں دے سکتا۔ اور کوئی حکومت اتنی بڑی فوج بہم نہیں پہنچا سکتی

پس ہندوستان بیشک انگلستان کے بادشاہ کے تاج کا کوہ نور ہیرا ہے۔ مگر انگلستان کو چاہئے۔ کہ وقت سے پہلے پہلے اس ہیرے پر پوری طرح قبضہ کرے۔ مگر محبت اور صلح کے ساتھ اور ہندوستان کو خوش کر کے"۔

(الفضل ۱۷ جنوری ۱۹۴۵ء)

انگلستان کی ہمدردی اور خیر خواہی کے متعلق یہ الفاظ جو نمونتاً پیش کئے گئے ہیں۔ ان کو پڑھ کر کیا کوئی کہہ سکتا ہے۔ مرزا صاحب کلاں (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) انہیں شائع کرنے سے منع فرما دیتے۔ یا سرکار سے کہہ کر ضبط کرا دیتے۔ قطعاً نہیں۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی زندگی میں گورنمنٹ برطانیہ کی اس قدر خیر خواہی اور ہمدردی کی ہے جس کا عشر عشیر بھی کوئی اور نہ کر سکا۔ اور یہی تعلیم آپ نے جماعت کو دی۔ اب حالات کے بدلنے کی وجہ سے چونکہ گورنمنٹ کی خیر خواہی اور ہمدردی اور استحکام اسی میں ہے۔ کہ اسے ہندوستانیوں کے ساتھ زیادہ سے زیادہ دوستانہ اور آزادانہ تعلقات قائم کرنے کے لئے موثر پیرایہ میں توجہ دلائی جائے۔ اسلئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے ایسے موثر اور پرزور الفاظ میں توجہ دلائی ہے کہ "الحدیث" بھی ان کی قوت اور زور کا اعتراف کر لیا

جذبات گوہر

از جناب مولوی ذوالفقار علی خان صاحب گوہر

ترے کرم ہی سے بنتی ہے دوستی تیری
تری مدد ہی سے ہوتی ہے بندگی تیری

نہ راہ ملتی ہمیں ظلمتوں میں دنیا کی
نہ رہ نمائیاں کرتی جو روشنی تیری

جلاتی ہیں ترے کشتوں کو تیری آوازیں
ہلاک کرتی ہے لیکن یہ خامشی تیری

مٹا ہی سکتی نہیں دشمنی زمانہ کی
اسے نصیب ہوئی جسکو دوستی تیری

پہاڑ ہوں کہ ہوں صحرا و دشت۔ دریا ہوں
جلا کے کرتی ہے خاک انکو دشمنی تیری

عیاں زمانہ پہ ہو جاتے جلال و جمال
صفات عالیہ رکھتا ہے ہر نبی تیری

بقدر ذوق ملا کرتی ہیں ہر عاشق کو
تجلیات و محبت کی چاشنی تیری

نہ حادثات زمانہ کا خوف کھا سالک
تجھے بچاتی رہیگی یہ راستی تیری

بڑھا لے حوصلہ جذب لطف یزدانی
نہیں کرم کی کمی۔ ہے یہ سب کمی تیری

کچل کے رکھدے اگر اپنا نفس امارہ
تو ہم بھی مان لیں بے شبہ مردمی تیری

عجب بے خود مستانہ رکھتی ہے برسوں
جھلک جو دیکھتے ہیں ہم کبھی کبھی تیری

نہ کام آتی ہے دولت نہ عقل و حکمت کچھ
بگاڑ دیتی ہے دم بھر میں برہمی تیری

دعائے حضرت محمود لے تو اے گوہر
قبول ورنہ نہ ہوگی یہ بندگی تیری

طلبہ جامعہ احمدیہ کی مجلس ارشاد کی طرف سے سوالات کے جوابات کا انتظام

طلبہ جامعہ احمدیہ میں تحریک پیدا ہوئی ہے۔ کہ تعلیمی مشاغل کے علاوہ حل طلب استفسارات کا جواب بھی تحریر کیا کریں۔ اس کے لئے انہوں نے طوعی طور پر ایک جمعیت بنام مجلس ارشاد قائم کی ہے۔ اس کے اراکین کا فرض ہے۔ کہ جو استفسارات ان کے پاس پہنچیں ان کے بارہ میں تحقیق کر کے مجلس میں پیش کریں اور پھر نگران صاحب کی نظر ثانی کے بعد ان جوابات کو سوال بھیجنے والے اصحاب کی خدمت میں ارسال کیا جائے یا اخبار میں شائع کرا دیا جائے۔ تجویز کی گئی ہے۔ کہ احمدی احباب اس سلسلہ میں جوابات کے لئے ٹکٹ ڈاک ہمراہ بھیجا کریں۔ اور غیر احمدی اصحاب کے لئے ٹکٹ ڈاک بھیجنا ضروری نہیں۔ اس وقت اس جمعیت کے صدر اور سیکرٹری چوہدری سرور احمد صاحب اور مولوی دوست محمد صاحب علی الترتیب قرار پائے ہیں۔ توقع ہے۔ کہ اس طریق سے طلبہ کو بھی فائدہ پہنچیگا اور احباب کے سوالات کا جواب بھی انہیں پہنچ سکیگا۔ امید ہے۔ کہ احباب جامعہ کے طلبہ کے اس اقدام سے تعاون فرمائینگے۔ ایسے جملہ خطوط مجلس ارشاد جامعہ احمدیہ قادیان کے پتہ سے آنے چاہئیں

پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان

یوم التبلیغ برائے مسلم احباب

۱۵ جولائی بروز اتوار یوم التبلیغ مقرر کیا گیا ہے۔ احباب کرام ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ اور چاہئے کہ ہر احمدی مرد و عورت اس دن صبح سے شام تک تبلیغ حق میں مصروف رہے۔ (نظارت دعوت و تبلیغ)

امتحان چہل حدیث

جملہ مجالس اطفال مطلع رہیں کہ امتحان چہل حدیث ۱۳ وفا / جولائی بروز جمعہ بوقت ۸ بجے صبح ہوگا۔ قادیان میں سنٹر امتحان مسجد نور میں ہوگا۔

(مہتمم اطفال)

تعلیم الاسلام کالج ہاکنگ پارٹی

کلو یا کشمیر کی طرف کالج کی پیدل جانیوالی پارٹی میں شمولیت کرنیوالے طلباء ۱۳ جولائی سے پہلے پہلے اپنے نام فضل عمر ہوسٹل کے دفتر میں بھیج دیں۔ اور ساتھ ہی ۷/ روپے ارسال فرمائیں انشاء اللہ دوشنبہ مورخہ ۱۶ جولائی کو قادیان سے روانہ ہو جائینگے۔ اپنے ساتھ حمائل خدام الاحمدیہ کا بیگ مکمل سامان ہلکا گرم بستر Mug اور پلیٹ ساتھ لیتے آئیں۔ اور ہفتہ کی شام کو یہاں پہنچ جائیں۔

فوجی خاندانوں کی امداد کیلئے خط و کتابت

حکومت نے ایسے لوگوں کی صورت معاش پیدا کرنے کے لئے انتظام کیا ہے۔ جو میدان جنگ سے کسی وجہ سے فوجی خدمت سے بیکار ہو چکے ہوں۔ ایسے تمام احباب جو اپنے وطنوں میں بیکار ہو کر واپس آ گئے ہوں۔ وہ مجھے اپنے ناموں۔ عہدوں اور تعلیمی قابلیت سے اطلاع دیں تا کہ انکے بارہ میں متعلقہ حکام سے خط و کتابت کی جا سکے۔ علاوہ ازیں مندرجہ ذیل اشخاص کے متعلق بھی اطلاعیں تا کہ انکے بارہ میں بھی ضروری امداد کیلئے کوشش کیجا سکے۔

اول وہ فوجی جو دشمن کے پاس قیدی ہیں۔ مگر انکے بیوی بچوں کا گزارہ نہیں مقرر ہوا۔ ان کے رشتہ دار لکھیں۔

دوم۔ ایسے اشخاص جو لڑائی میں مارے گئے ہوں۔ یا دوران ملازمت میں بیماری کی وجہ سے مر گئے ہوں اگر انکے بچوں کو مالی امداد نہ ملی ہو۔ لکھیں۔

سوم۔ وہ جو جاپان کے قیدی ہیں۔ یا جاپان کی جنگ میں شامل ہوئے تھے انکے ورثا کو اگر چھپے ہوئے کارڈ نہیں ملے۔ یا اگر ملے ہوں تو ان کو ابھی تک ان سے کوئی فائدہ نہ پہنچا ہو۔

چہارم۔ ایسے فوجی جنہیں محاذ جنگ پر گئے ہوئے تین سال سے زائد عرصہ ہو گیا ہو۔ جن کی طرف سے ابھی تک کوئی خبر نہیں ملی۔ اور جن کے متعلق ان کے ورثا کو فکر ہو۔ ان کے لئے اپنے اپنے ذرائع سے بھی مدد کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ (ناظر امور عامہ)

درس الحدیث — از مکرم مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری

Digitized By Khilafat Library Rabwah

امیر کی اطاعت

باب عزم الامام علی الناس فیما یطیقون۔ حضرت عبد اللہ رضؓ بیان فرماتے ہیں۔ کہ ایک شخص نے مجھ سے سوال کیا کہ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ ایک مضبوط اور ہوشیار آدمی جنگ میں ہمارے امراء کے ساتھ جاتا ہے۔ لیکن ان کی طرف سے اس شخص پر ایسا بوجھ رکھا جاتا ہے یعنی ایسے امور کے متعلق اسے حکم دیا جاتا ہے۔ جن کی وہ طاقت نہیں رکھتا۔ آیا وہ ان امور میں بھی امیر کی فرمانبرداری کرے یا نہ کرے۔

حضرت عبد اللہؓ فرماتے ہیں۔ میں نے اس سے کہا کہ میں اس بارے میں صرف اتنا ہی کہہ سکتا ہوں۔ کہ ہم جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہوتے تھے۔ تو ہم صرف آپ کے ایک دفعہ کہنے پر ہی اس امر کو کر گزرتے تھے۔ جو آپ فرماتے۔ آپ لوگوں کو بھی چاہیئے۔ کہ اسی نمونہ کی پیروی کریں۔ اور اس وقت تک مسلمان ہمیشہ بھلائی اور بہتری کی حالت میں رہیں گے۔ جب تک وہ تقوے اختیار کرینگے۔ اور اگر کسی کے دل میں کوئی شک اور شبہ پیدا ہو۔ تو اسے چاہیئے کہ فوراً دور کرے۔ اور ایسے آدمی کے پاس پہنچے۔ جو اس کے شبہ کو دور کر سکتا ہو۔ کیونکہ سنو! ایسا ہونے والا ہے۔ کہ آئندہ زمانہ میں تمہیں ایسے لوگ نہ ملیں گے۔ جو ہمارے شکوک کو دور کر سکیں۔ دنیا کا بہترین حصہ ختم ہو رہا ہے۔ اب دنیا کی مثال ایسی ہے جیسے ایک بڑا تالاب ہو۔ جس کا صاف اور مصفا پانی پیا جا چکا ہے۔ صرف گدلا اور مکدر پانی باقی ہے۔

اس حدیث میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کی اطاعت اور فرمانبرداری کا ذکر ہے اور بعد کے لوگوں کو اسی اسوۂ حسنہ پر چلنے کی تلقین اور ساتھ ہی یہ اشارہ ہے۔ کہ امراء اپنے ساتھیوں کو ایسے احکام نہ دیں۔ جو ان کی طاقت برداشت سے باہر ہوں۔ اور یہ امر حدیث کے مفہوم سے اور امام بخاری نے عالم کردہ عنوان سے ظاہر ہے۔

لڑائی کی خواہش نہ کرو۔ اور اگر کرنی پڑے تو استقلال سے لڑو

باب کان النبی صلے اللہ علیہ وسلم اذا لم یقاتل اول النھار اخر القتال حتی تزول الشمس اس باب میں حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ کی اس تحریر کا ذکر ہے۔ جو انہوں نے حضرت عمر بن عبید اللہ کی طرف بھیجی۔ اس میں انہوں نے ذکر کیا۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بعض موقعوں پر دشمن سے لڑائی کو صبح کے وقت شروع فرماتے۔ اور بعض اوقات اگر پہلے پہر لڑائی شروع نہ ہو سکتی۔ تو آپ زوال شمس تک انتظار فرماتے۔ ایسے ہی ایک موقعہ پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب بعد زوال لڑائی شروع فرمائی۔ تو صحابہ کو تلقین کی۔ لا تتمنوا لقاء العدو واسئلوا اللہ العافیۃ فاذا لقیتموھم فاصبروا واعلموا ان الجنۃ تحت ظلال السیوف یعنی تمہارے دلوں میں دشمن سے جنگ کی خواہش پیدا نہ ہونی چاہیئے۔ بلکہ خدا سے امن اور عافیت چاہتے رہو۔ لیکن اگر جنگ کرنی پڑے۔ تو پورے استقلال اور ثبات قدمی سے لڑو۔ اور یقین رکھو کہ اب جنت تلواروں کے سایہ کے نیچے ہے۔ اس کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی۔ کہ وہ دشمنوں کو شکست دے۔ اور مسلمانوں کی تائید و نصرت فرمائے۔

اس حدیث میں امام بخاریؒ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس طریق کار کا استدلال فرمایا۔ کہ یا تو آپ اول الصبح جنگ کا آغاز فرماتے۔ ورنہ سورج ڈھلنے کے بعد۔

اجتماع سے جانے کی اجازت طلب کرنا

باب الاستیذان الرجل الامام (اسلام نے) اجتماع کے قوانین میں سے ایک اہم قانون یہ بیان فرمایا ہے۔ کہ جب لوگ امام کے ساتھ جمع ہوں مشورہ کے لئے یا اور کسی اجتماعی کام کے لئے جیسا کہ جنگ ہے۔ تو ان کا فرض ہے۔ کہ امام کی اجازت کے بغیر اس اجتماع سے علیحدہ نہ ہوں۔ یہ قاعدہ نظام کے قائم رکھنے کے لئے ایک ضروری قاعدہ ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کی زندگی میں اس قاعدہ پر عمل نمایاں طور پر نظر آتا ہے۔ مخلص صحابی حضور علیہ السلام کی مجلس سے بلا اذن نہ جاتے تھے۔ جنگ وغیرہ کے موقعہ پر بھی اذن لینا ضروری ہوتا تھا۔ اس باب کے ذیل میں حضرت جابر بن عبد اللہ کی ایک لمبی روایت ذکر ہوئی ہے۔ جس میں انہوں نے ذکر فرمایا کہ ایک جنگ سے واپسی پر میرا اونٹ تھک چکا تھا۔ اس لئے اس کی رفتار نہایت سست ہو چکی تھی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے۔ اور پوچھا تمہارے اونٹ کو کیا ہو گیا ہے۔ وہ کہتے میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ یہ تھک چکا ہے۔ تب آپ نے اس کے لئے دعا فرمائی۔ اور اسے ہنکایا۔ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میرا اونٹ ہمیشہ باقی سارے اونٹوں سے آگے رہتا تھا۔ میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا۔ کہ حضور کی دعا کی برکت سے اب اس کا یہ حال ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت جابر کی امداد فرمانا چاہتے تھے۔ آپ نے ان سے فرمایا کیا یہ اونٹ میرے پاس بیچتے ہو۔ حضرت جابر کہتے ہیں۔ کہ اگرچہ ہمارے پاس چشمہ وغیرہ سے پانی لانے کے لئے صرف یہی اونٹ تھا۔ لیکن مجھے اس وقت شرم آئی۔ کہ میں انکار کر دوں۔ میں نے عرض کیا ہاں میں بیچتا ہوں۔ مگر شرط یہ ہوگی۔ کہ میں مدینہ تک اس پر سوار ہو کر جاؤں۔ اس موقعہ پر میں نے حضور علیہ السلام سے یہ بھی عرض کیا۔ کہ یا رسول اللہ میری شادی نئی نئی ہوئی ہے۔ اگر حضور اجازت دیں۔ تو میں سارے قافلے سے ذرا جلدی مدینہ جا پہنچوں۔ وہ فرماتے ہیں حضور نے مجھے اس کی اجازت فرما دی۔ میں جب مدینہ پہنچا۔ تو میرے ماموں نے اونٹ کے بارے میں مجھ سے دریافت کیا۔ میں نے سارا قصہ سنا دیا۔ انہوں نے افسوس کیا۔ کہ ہمارے پاس پانی لانے کے لئے بھی اور اونٹ نہیں ہے جب حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا حضور نے پہلے قیمت ادا فرمائی۔ اور پھر اونٹ کو دیکھ کر خوش ہوئے۔ اور اسی مجلس کے آخر میں فرمایا۔ کہ اے جابرؓ یہ اونٹ بھی ہم تمہیں عطا کرتے ہیں۔ گویا آپ نے اونٹ بھی دے دیا۔ اور قیمت بھی۔

اس لمبی حدیث میں باب کے عنوان کے ساتھ اتنے حصہ کا تعلق ہے۔ کہ حضرت جابرؓ باوجود ضرورت کے اور باوجودیکہ قافلہ واپس آ رہا تھا۔ اور اصل کام ختم ہو چکا تھا۔ اور مدینے کے قریب تھا۔ حضور سے اذن لئے بغیر مدینہ میں نہ گئے۔ بلکہ اذن کے حاصل کرنے کے بعد گئے۔ پس جنگ یا اور کسی اجتماعی موقعہ پر بھی مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ امام کی اجازت کے بغیر اس مجمع یا مجلس سے علیحدہ نہ ہوں۔

مندرجہ بالا حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضرت جابرؓ باوجودیکہ ان کی نئی نئی شادی ہوئی تھی۔ جنگ میں شریک ہوئے تھے۔

خاکسار منیر احمد دنیس

بینک وغیرہ سے حاصل شدہ سود کے روپیہ کا صحیح مصرف

احباب جماعت کو اس بات کا بخوبی علم ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مریح فتوے ہے۔ کہ سود کا کسی قسم کا روپیہ ذاتی مصرف میں لانا حرام ہے۔ اور سود کی جو رقم وصول ہو۔ اسے اشاعت اسلام میں خرچ کرنا چاہیئے۔ آجکل مندرجہ ذیل طریق پر سود کی رقوم موصول ہوتی ہیں۔ جو سب کی سب اشاعت اسلام میں خرچ کرنے کے لئے مرکز میں بھیجنی چاہئیں۔ (۱) سیونگ بنک یا دیگر بنکوں میں جمع کردہ روپے پر (۲) جنرل پراویڈنٹ فنڈ کی رقم پر جو بعض سرکاری ملازمین اپنی مرضی کے مطابق تنخواہ سے ماہوار جمع کراتے رہتے ہیں (۳) جنگ کے سلسلہ میں پوسٹل کیش سرٹیفکیٹ پر جو ڈاک خانہ سے خریدے جائیں۔ ایسی تمام رقوم

Digitized By Khilafat Library Rabwah

نظام کائنات اور سائنس کی حدود

مجلس مذہب و سائنس کے زیر اہتمام چوتھا علمی لیکچر جناب ڈاکٹر چوہدری عبدالاحد صاحب ایم۔ایس۔سی۔پی۔ایچ۔ڈی ڈائریکٹر فضل عمر ریسرچ انسٹی چیوٹ نے "نظام کائنات اور سائنس کی حدود" کے موضوع پر زیر صدارت جناب مولوی ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ۱۴ جولائی ۱۹۴۵ء بعد نماز مغرب مسجد اقصیٰ میں دیا۔ حافظ قدرت اللہ صاحب نے تلاوت کی اور عبدالحمید صاحب سعید نے نظم پڑھی۔ صاحب صدر نے سامعین سے چوہدری صاحب کا تعارف کرایا کہ چوہدری صاحب موصوف تحریک جدید کے ان واقفین میں سے جنہوں نے اپنے آپ کو نہایت قابل قدر قابلیت کے ساتھ اور دنیاوی ترقیات کی پروا نہ کرتے ہوئے سلسلہ کی خدمات کیلئے وقف کیا ہے۔ جناب ڈاکٹر صاحب موصوف ایگلر یکلچر کالج لائل پور سے مستعفی ہو کر قادیان میں تشریف لائے ہیں۔ اور جماعت کے ایک مفید اور اہم کام کا چارج آپ کے سپرد کیا گیا ہے۔

چوہدری صاحب موصوف نے سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔ جو کچھ ہمیں اس کائنات میں نظر آرہا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی صفت خالقیت کی بعض فعلی تجلیوں کا ظہور ہے۔ اور سائنس علوم کے اس مجموعہ کو کہتے ہیں۔ جن کی بنیاد تجربات پر مبنی ہے۔

سائنس کی تاریخ بیان کرتے ہوئے چوہدری صاحب موصوف نے فرمایا۔ جہاں تک تاریخ سے ہمیں مدد ملتی ہے۔ یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ شروع شروع میں مختلف علوم سائنس کی ترقی مصر اور ہندوستان میں ہوئی اور بعد ازاں جب یونان میں فلسفہ کا دور دورہ ہوا۔ تو سائنس نے اپنا جنم وہاں بھی لیا۔ لیکن چونکہ یونانی علماء خشک فلسفی اور منطقی تھے۔ اس لئے سوائے طب اور انجینئرنگ کے ان کے علم کی بنیاد دیں عام طور پر تجربات پر نہ تھیں۔ ساتویں صدی مسیح میں جب اسلام کا دور دورہ ہوا۔ تو مسلمانوں نے ان تمام علوم کا ترجمہ عربی زبان میں کیا۔ اور حقیقی معنوں میں سائنس کی بنیاد تجربات پر رکھی۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اسلام میں بہت سے ایسے سائنسدان ہو گذرے ہیں جن کا نام سائنس کی تاریخ میں فخر سے صفحہ اول پر آتا ہے۔ اور جب مسلمانوں کی حکومت سپین میں گئی۔ تو وہاں مسلمانوں نے ایک بہت بڑی علمی یونیورسٹی قائم کی۔ موجودہ سائنس اسی یونیورسٹی کی مرہون منت ہے۔ جس کی بنیاد مسلمان اہل علم کے ہاتھوں سے رکھی گئی تھی۔

جب پندرھویں صدی میں مسلمانوں کی حکومت سپین میں زوال پذیر ہوتی شروع ہوئی اور یورپین اقوام نے اس پر قبضہ کیا۔ تو یہ یونیورسٹی اہل یورپ کے ہاتھ لگی۔ اور انہوں نے انہی علوم کا ترجمہ اپنی زبانوں میں کیا۔ اور یہاں تک ترقی کی۔ کہ سائنس کے علوم کے وہ گہوارے جہاں سے سائنس کے علم نے جنم لیا تھا۔ ان سے بھی بہت زیادہ ترقی کی۔ اور اب اس قدر ترقی کر لی ہے۔ اور سائنس کے علم کی اتنی شاخیں ہو گئی ہیں کہ اس کی کسی ایک شاخ کا تفصیلی طور پر مطالعہ کرنا یا علم حاصل کرنا بھی قریباً قریباً ناممکن ہو گیا ہے

اس کے بعد سائنس کی حدود کو مختصراً بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جہاں تجرباتی سائنس کی حدود ختم ہو جاتی ہیں۔ وہاں سے فلسفہ کی حدود شروع ہوتی ہیں۔ اور جب فلسفہ کی حدود ختم ہو جاتی ہیں۔ تو مابعد انسانی عقل حیرانی اور پریشانی کی خلیج میں غوطہ زن ہوتی ہے۔ اور کچھ سمجھ نہیں سکتی۔ کہ اس کے بعد کیا ہے۔ اس حد پر پہنچنے کے بعد اگر کسی انسان کی کوئی چیز حقیقی طور پر راہنمائی کر سکتی ہے۔ تو وہ روحانیت کی روشنی اور اللہ تعالیٰ کی معرفت ہی ہے۔

بعد ازیں آپ نے نظام کائنات پر علم کیمیا اور علم طبیعیات کی مختلف شاخوں پر آسان لفظوں میں روشنی ڈالی۔ اور سائنس کے بعض نظریوں کے حق میں اور خلاف قرآن مجید کی بعض آیات پیش کیں۔ جن کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ اگر ہم مادہ کا تجزیہ کریں۔ تو سائنس دان اس گہرائی تک پہنچے ہیں۔ کہ تمام کائنات ۹۲ قسم کے مفردات سے بنی ہے۔ اور ہر مفرد اپنی چھوٹے چھوٹے ذرات سے مل کر بنا ہے۔ اور اگر ذرات کی گہرائی تک جایا جاوے۔ تو سائنس اس نتیجہ پر پہنچتی ہے۔ کہ یہ ذرات پانچ قسم کی بجلیوں سے بنے ہیں اور بجلی کے یہ باریک ذرات ایک پہلو سے ذرات ہیں۔ اور دوسرے پہلو سے خاص قسم کی لہریں ہیں۔ اور اگر کوئی یہ دریافت کرنا چاہے۔ کہ یہ لہریں اپنی ذات میں کیا ہیں۔ تو فی الحال اس کا معقول جواب سائنس کے پاس کوئی نہیں سوائے اس کے کہ بعض سائنس دان اور ماہر یہ کہتے ہیں۔ کہ ان لہروں کے [illegible] ہے جس کو وہ [illegible] نہیں کر سکتے [illegible] وسعت [illegible] ہوئے فرمایا۔ [illegible] کہ اگر روشنی [illegible] ہزار ایک لاکھ چھیاسی ہزار میل فی سیکنڈ ہے۔ اس کا چکر لگاتے تو پچاس ہزار کروڑ سال میں مکمل ہوگا۔ اور اس کائنات کا وہ حصہ جو ہمیں بڑی سے بڑی دوربین کے ساتھ نظر آسکتا ہے۔ اس قدر چھوٹا ہے۔ کہ کل کا اسے اندازاً ۱/۱۰ سمجھنا چاہیئے۔ کیونکہ سماء الدنیا میں اربوں ہی ایسے ستارے ہیں۔ جو ہمارے سورج سے بڑے سورج ہیں۔ اور کھربوں ہی ایسی زمینیں ہیں۔ جو قدرتی نظام کے ماتحت چکر لگا رہی ہیں۔ لیکن چونکہ وہ ہم سے بہت دور ہیں۔ اس لئے وہ ہمیں بہت چھوٹے نظر آتے ہیں۔ اور جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے۔ کہ وہ حصہ جو ہمیں ابھی بڑی سے بڑی دوربین کے ذریعہ نظر آیا ہے کل کائنات کا ۱/۱۰ حصہ ہے۔ تو ہم اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ ہماری زمین کی حیثیت اس لحاظ سے ایک نقطہ سے زیادہ نہیں۔

سب سے بڑی دوربین جو ابتک بنائی گئی ہے۔ اور جس کے ذریعہ سے دور سے دور کے ستارے دیکھے جا سکتے ہیں۔ وہ مونٹ ولسن (MOUNT WILSON) امریکہ میں ہے۔ اور سائنسدانوں کا اندازہ ہے۔ کہ سب سے دور کا ستارہ جو ابتک دیکھا گیا ہے۔ اس کی روشنی ۱۴ کروڑ سال میں ہم تک پہنچتی ہے۔ اور روشنی کی رفتار ایک لاکھ چھیاسی ہزار میل فی سیکنڈ ہے۔

آخر پر جناب چوہدری صاحب نے شہاب ثاقب کے متعلق مختصر الفاظ میں روشنی ڈالی۔ اور وعدہ فرمایا۔ کہ دوسرے لیکچر میں علم حیوانات و نباتات کی رو سے نظام کائنات پر انشاء اللہ روشنی ڈالینگے۔ اور ان دو لیکچروں کے بعد سائنس کے ایک ایک نظریہ پر علمی اور تحقیقی لیکچر فرمائینگے۔ انشاء اللہ جلد ہی چوہدری صاحب کے لیکچر کو تفصیلاً شائع کرا دیا جائیگا۔ خاکسار مشتاق احمد شائق تعلیم اسلام کالج قادیان

سیرالیون کی ایک ریاست میں احمدیوں پر شدید مظالم

سرفروش مجاہدین کی فوری ضرورت

مولوی احسان الٰہی صاحب ظہور نے اپنے خط مورخہ ۱۳ جون میں لکھتے ہیں۔ کہ سیرالیون مغربی افریقہ کی ایک ریاست میں پیرامونٹ چیف اور ریاست کے دیگر حکام کی طرف سے افریقن احمدیوں کو نہایت دردناک تکالیف پہنچائی جا رہی ہیں۔ چنانچہ احمدی امام صاحب کو صرف اس وجہ سے کہ انہوں نے اپنے مکان پر احمدیوں کو نماز جمعہ پڑھائی۔ دوسرے احمدیوں کے ہمراہ عدالت میں پیش کیا گیا۔ اور چیف نے امام صاحب کی پگڑی اتار کر اپنے پاؤں کے نیچے رکھی۔ پھر چیف کے حاشیہ نشین پگڑی سے فٹ بال کی طرح کھیلتے رہے۔ اس کے بعد چیف نے ایک سپاہی کو حکم دیا کہ بھری مجلس میں ہمارے محترم بھائی پر پیشاب کرے۔ چنانچہ اس بدبخت نے ایسا ہی کیا۔ اسکے بعد امام اور ایک احمدی کو بالکل ننگا کر کے قید کر دیا گیا۔ اس پر بھی چیف کا غصہ فرو نہ ہوا اور اس نے آخر امام کو ۱۲ گھنٹے کے اندر اندر ریاست سے نکل جانے کا حکم دیدیا۔ احباب کرام کی خدمت میں دردمندانہ درخواست ہے کہ افریقن احمدیوں کی استقامت کے لئے دعا فرمائیں۔ اور اسلئے بھی کہ اللہ کریم ہمارے دشمنوں کو ہدایت دے اور اگر ان کے لئے ہدایت مقدر نہیں تو انہیں ہمارے راستہ سے ہٹا دے۔ نیز جناب مولوی محمد صدیق صاحب مبلغ انچارج سیرالیون اور مولوی احسان الٰہی صاحب جنجوعہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ مولوی محمد صدیق صاحب پر بھی پچھلے سال ایک دشمن نے حملہ کر کے سخت زخمی کیا تھا۔ اور حملہ سے چند روز پہلے دشمن اعلان کر چکا تھا کہ وہ مولوی صاحب موصوف کو اندھا کر کے ہندوستان واپس کر دیگا۔ یہ محض اللہ کا فضل تھا کہ مولوی صاحب کی آنکھ بچ گئی ورنہ دشمن نے اپنی طرف سے کوئی کمی نہ کی تھی۔ حملہ کے وقت چند لوگ موجود تھے۔ مگر کسی نے مدد نہ کی۔ مغربی افریقہ کے حالات جماعت احمدیہ کیلئے ایک چیلنج ہیں۔ ہمیں کثرت سے ایسے سرفروش مجاہدین کی ضرورت ہے جو فقیروں کی طرح پا پیادہ مغربی افریقہ کے چپہ چپہ میں گھوم کر احمدیت کا پیغام پہنچائیں۔ خصوصاً ایسے مجاہدین کی جو اپنے خرچ پر وہاں جائیں۔ یہ ہمارے آدمیوں کا کام ہوگا۔ کہ انہیں تبلائیں۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تردید کفارہ پر عقلی دلائل

کفارہ عربی لفظ ہے۔ جس کا مصدر کفر اور اس کے معنی ڈھانپنا ہیں۔ انگریزی میں کو رصدر Cover انگریزی ٹوپی کے بڑھے ہوئے حصہ کو کہتے ہیں۔ جو پیشانی پر ہوتا ہے۔ اسی کی طرف احادیث میں یہ اشارہ ہے۔ کہ دجال کی پیشانی پر کفر (ک ف ر۔ ر ے) لکھا ہوا ہوگا۔ مسیحیوں کے نزدیک خدا کا بیٹا (یسوع) مریم کے بطن سے انسان کے بیٹے کی شکل میں پیدا ہوا۔ عام انسانوں کی طرح پرورش پائی۔ بڑا ہوا۔ معجزات دکھلائے۔ یہود نے مخالفت کی۔ سخت سزا دی۔ کوڑے مارے۔ آخر صلیب پر چڑھا کر جان سے مار ڈالا۔ باوجود بے گناہ ہونے کے اس نے بہت دکھ اور موت انسان کے واسطے برداشت کی۔ تا وہ بنی آدم کے گناہوں کا کفارہ ہو۔ مسیحی کہتے ہیں۔ سب انسان سوائے مسیح کے گنہگار ہیں۔ اور گناہ کا نتیجہ موت ہے۔ کروڑہا انسانوں کے گناہ اور ان گناہوں کی سزا بڑی بھاری تھی۔ پر سزا پانے والا خدا کا بیٹا تھا۔ اس واسطے اس کا تھوڑا بہا سزا پانا سب سزاؤں کے عوض تسلیم کیا گیا۔

یہ مسئلہ عیسائیوں کے نزدیک بڑا اہم اور ان کا مایۂ ناز عقیدہ ہے۔ بلکہ مسیحیت کا بنیادی پتھر۔ اسی مسئلہ کی وجہ سے مسیحی لوگ غیر مذاہب پر اپنی فضیلت ثابت کرتے ہیں۔ لیکن کفارہ کا مسئلہ توریت۔ زبور اور صحف انبیاءؑ اور یسوع صاحب کے اقوال کے بالکل خلاف ہے۔ ان میں کوئی ایک لفظ بھی ایسا نہیں۔ جو گناہوں کی معافی کے واسطے خدا کے بیٹے کی قربانی ضروری قرار دیتا ہو۔ بلکہ توریت میں ہر جگہ توبہ۔ دعا۔ ایمان۔ خدا کے رحم فضل پر اور انبیاء کی سفارش پر انسان کے گناہوں کا معاف ہونا بیان کیا گیا ہے۔ جب صحف انبیاء میں کفارہ کا ذکر تک نہیں۔ تو معلوم ہوا۔ کہ اسکی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

(۲) ہمارا روز مرہ کا تجربہ ہے۔ کہ چھوٹی چیز بڑی پر قربان کی جاتی ہے۔ جنگ میں ہزارہا سپاہی اپنے بادشاہ اور ملک کے لئے روز اند مرتے ہیں۔ لیکن ایسا کبھی نہیں ہوا۔ کہ معمولی سپاہی کے لئے بادشاہ جان قربان کردے۔ اسی طرح اگر کسی کا بچہ بیمار ہو۔ تو وہ اطبار کی ہدایت کے ماتحت بیسیوں مرغ۔ بٹیر۔ جانور قربان کردیگا۔ مگر ایسا عقل کا کچا کوئی آج تک نہیں ہوا۔ جو مرغ کے چوزے کی خاطر اپنے بچے کی جان قربان کردے۔ کیونکہ یہ خلاف عقل ہے۔ لیکن افسوس مسئلہ کفارہ کے موجد پر جس نے بالبداہت باطل بات کو دنیا میں رائج کیا۔ اور عقل حیران رہ جاتی ہے۔ اس کے ماننے والوں پر جو لھم قلوب لا یفقھون بھا و لھم اعین لا یبصرون بھا و لھم اذان لا یسمعون بھا کے مصداق بنے ہوئے ہیں۔

(۳) دنیا میں ہمارا آئے دن کا تجربہ ہے۔ کہ جس کو درد ہو۔ وہ دوائی لیتا ہے۔ یہ کبھی نہیں ہوا کہ سر درد زید کو ہو۔ اور دوائی بکر کھائے۔ تو آرام زید کو ہو جائے۔ کفارہ کی یہی مثال ہے۔ گناہ تو بنی نوع انسان کریں۔ اور سزا حضرت یسوع مسیح اور معافی بنی نوع انسان کو ہو جائے۔ یہ کہاں کا انصاف ہے۔

(۴) کفارہ بدیوں کو بڑھاتا ہے۔ ہمارا مشاہدہ ہے۔ کہ چور چوری سے اس لئے جھجکتا ہے۔ کہ اگر میں پکڑا گیا۔ تو سزا ملے گی۔ لیکن اگر اسے یقین ہو جائے۔ کہ مجھے چوری کی سزا کوئی نہیں ملے گی۔ بلکہ کسی دوسرے کو دی جائیگی۔ تو وہ ضرور چوری بلا خوف و خطر کرے گا۔ اسی طرح اگر صرف رحم کی امید ہوتی۔ تو ہو سکتا تھا کہ انسان گناہ سے رکتے۔ کہ شاید مجھ پر رحم ہو یا نہ ہو۔ لیکن جب اسکو یقین ہو جائے۔ کہ سزا مجھے ملنی ہی نہیں۔ تو پھر وہ گناہ سے ہرگز نہیں رکے گا۔ پس ثابت ہوا۔ کہ کفارہ گناہ مٹاتا نہیں۔ بلکہ گناہ کی رغبت دلاتا اور جرأت اور دلیری پیدا کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آج یورپ اور امریکہ میں بدی۔ بدکاری کا عام دور دورہ ہے۔

(۵) دنیا میں ہم دیکھتے ہیں۔ کوئی کسی کا ضامن خوشی سے بنتا ہے نہ کہ زبردستی۔ لیکن کتاب مقدس سے ثابت ہے۔ کہ یہاں معاملہ بالکل برعکس ہے۔ حضرت مسیح فرماتے ہیں۔ ایلی ایلی لما سبقتنی۔ اے میرے خدا۔ اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ پھر فرماتے ہیں۔ "اے باپ اگر ہو سکے۔ تو یہ پیالہ مجھ سے ٹال دے"۔ اس سے صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ نہ آپ خوشی سے صلیب پر چڑھے۔ نہ ہی کفارہ ہوئے۔ یہ صرف وہم ہی وہم ہے۔

(۶) اگر کفارہ سچ ہے۔ تو خدا رحیم نہیں ثابت ہوتا۔ چونکہ کفارہ کی بنا اس بات پر ہے۔ کہ رحم عدل کے منافی ہے۔ اگر رحم ہو۔ تو عدل نہیں رہتا۔ اور اگر عدل ہو۔ تو رحم نہیں رہتا۔ معلوم ہوا۔ کہ خدا میں رحم بالکل نہیں۔ کیونکہ اس نے تو اپنا عدل پورا کر لیا۔ رحم تو اس نے کیا ہی نہیں۔ پھر وہ رحیم کس طرح ہوا۔ گویا کفارہ کا ماننا خدا کی صفت رحیمیت کا انکار کرنا ہے۔

(۷) پھر حضرت مسیح اپنے سے پچھلوں کے لئے کفارہ ہوئے یا پہلوں کے لئے۔ تمام کے لئے کس طرح ہو سکتے ہیں۔

(۸) کفارے کا عملی ثبوت دنیا میں کوئی نہیں۔ صرف زبانی دعویٰ ہی دعویٰ ہے۔ دیکھو ثبوت یہ ہے کہ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان جاہلا رعرب میں تشریف لائے۔ جو علم و عقل و عرفان و شرافت سے بالکل بے بہرہ اور کوسوں دور تھے۔ آپ نے ان کو حیوان سے انسان باعلم اور باعمل با خدا انسان بنا دیا۔ یہ ہے عملی ثبوت۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ سچے نبی و مرسل تھے۔ مگر کفارہ کا کوئی عملی ثبوت نہیں۔ چاہیئے تھا کہ دوسرے لوگ گناہ کی اس سزا میں مبتلا ہوتے جو آدم کی غلطی کی پاداش میں دی گئی۔ کہ "تو اے آدم اپنے پسینہ سے کھائیگا۔ اور اے حوا تو درد سے بچے جنیگی" اگر ایسا ہی ہوتا ہے۔ تو کفارہ باطل۔ اور اگر نہیں ہوتا۔ تو کفارہ درست ہے۔ اگر کفارہ کافی ہے۔ تو پھر دعا کرنا بے فائدہ ہے۔ حضرت مسیح کو نعوذ باللہ مصلوب اور ملعون ماننا پڑتا ہے۔ یعنی خدا سے دور اور شیطان کے قریب۔ مگر ایک نبی کی شان کے یہ بالکل خلاف ہے۔ سچی بات تو یہ ہے۔ جو قرآن نے پیش کی۔ لا تزر وازرۃ وزر اخری کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھاتا۔ کوئی کسی مسئلہ کو کوئی صحیح العقل انسان ہرگز مان نہیں سکتا۔

(محمد ابراہیم واقف)

جماعت احمدیہ کی تجارت کی ترقی

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے ایماء اور ارشاد کے ماتحت قادیان میں دفتر تجارت قائم کیا گیا ہے۔ حضور نے اس دفتر کی اہمیت کو اپنے خطبات میں واضح فرما دیا ہے۔ اور جب تک تمام احمدی تاجر مل کر کوشش نہ کرینگے۔ ترقی کے امکانات بہت کم ہیں۔ حضور کے ارشادات کے ماتحت اس دفتر کا ایک شعبہ یہ بھی ہے۔ کہ احمدی تاجروں کو منظم کیا جائے۔ تا وہ میدان تجارت میں جلد جلد بڑھیں۔ خود بھی فائدہ اٹھائیں۔ اور سلسلہ کو بھی فائدہ پہنچائیں۔

حضرت مصلح موعود کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہام یہ بھی ہے۔ کہ "وہ جلد جلد بڑھیگا"۔ حضور خود بھی فرما چکے ہیں۔ کہ اب تیزی سے چلنے کا وقت ہے۔ جو اس دوڑ میں پیچھے رہیں گے۔ وہ کٹ جائینگے۔ چونکہ مصلح موعود کے ساتھ ساتھ اسکی جماعت کی ترقی بھی متعلق ہے۔ اس لئے جماعت کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے فرائض پہچانتے ہوئے حضرت اقدس کے ہر ارشاد پر دیوانہ وار و پروانہ وار لبیک کہے۔ تا خدا تعالیٰ کے نوشتے جلد از جلد پورے ہوں۔ اور ہم ان کے پورا کرنے کا ذریعہ بنیں۔ تاجر اصحاب کے لئے حضور کا ایک ارشاد یہ ہے۔ کہ وہ اس تاجر کمیٹی کے ساتھ جو کہ قادیان میں قائم کی گئی ہے۔ منسلک ہو جائیں۔ اور اس کمیٹی سے باہر کوئی تاجر نہ رہے۔ تاکہ وہ ان فوائد سے محروم نہ رہیں۔ جو قومی رنگ میں حاصل ہونگے۔

اسی سلسلے میں حضور نے اس تحریک کے لئے دس ہزار روپیہ چندہ کی تحریک فرمائی ہے۔ اور اس کے لئے صرف تاجر اصحاب کو مدعو کیا ہے۔ کہ وہ اس میں چندہ دیں۔ اور اس دفتر کی مضبوطی کی طرف توجہ کریں۔ تاکہ تاجر اصحاب کی امداد زیادہ سے زیادہ اور بہتر طریق پر کی جا سکے۔ جماعت احمدیہ قربانی کرنے والی جماعت ہے۔ اپنے امام کی آواز پر لبیک اور پروانہ وار لبیک کہنا اس کا شیوہ رہا ہے۔ ہمارے امام کی طرف سے کوئی آواز نہیں اٹھی۔ جس پر جماعت نے تا بقدر توفیق لبیک نہ کہا ہو۔ حضور کی ہر آواز پر جماعت نے ایسا نمونہ دکھایا ہے جو کہ اپنوں اور غیروں کے لئے قابل رشک رہا ہے لیکن جب سے اللہ تعالیٰ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو المصلح الموعود کے جلیل القدر عہدے پر فائز ہونے کی اطلاع دی ہے۔ جماعت میں قربانی کا جذبہ اور بھی بڑھ گیا ہے۔ بیداری نمایاں نظر آ رہی ہے۔ جماعت کا ہر طبقہ اس کے بعد اپنے ایمان میں ایک نیا محسوس کرتا ہے۔ قربانی کی ایک روح پاتا ہے۔ دنیا اور اس کی [illegible] طور پر نظر آ رہی ہے۔ پس چاہیئے۔ کہ جماعت کے

---

۵ اپنی ذمہ واری کو سمجھے اور دس ہزار روپیہ کی تحریک میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے۔ نیز جو تاجر اصحاب ابھی تک تاجر کمیٹی کے ممبر نہیں بنے۔ وہ فوراً اس کمیٹی کے ممبر بننے کی درخواستیں بھجوائیں۔ جس میں اپنے تمام کوائف درج ہوں۔ تا وہ حضور کے ارشادات کو پورا کرنے والے بنیں۔ اور رضائے الٰہی کو جذب کرنے والے ہوں۔ (نائب ناظم تجارت تحریک جدید قادیان)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہر احمدی زیادہ سے زیادہ قربانیاں کرنیکی کوشش کرے

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا تاکیدی ارشاد ہر امیر یا پریذیڈنٹ کو ہے کہ وہ تحریک جدید کا سکرٹری منتخب کر کے مرکز میں فوری اطلاع کر دیں (۱) محلہ دارالبرکات غربی کے پریذیڈنٹ ڈاکٹر محمد علاؤالدین صاحب مبشر نے منشی محمد عبداللہ صاحب سیالکوٹی کا تقرر کر کے کام ان کے سپرد کیا۔ منشی صاحب موصوف محنت سے کام کر رہے ہیں اور ۲۱۶/- روپے داخل کر چکے ہیں۔ پریذیڈنٹ صاحب اور سکرٹری مال تحریک جدید کی یہ کوشش ہے کہ ان کے محلہ کا چندہ کہ جو ۵ ۱/۲ فی صدی تک داخل ہو چکا ہے ۱۰ فی صدی تک داخل ہو جائے انہوں نے کہا کہ ڈیڑھ ہزار سے کچھ اوپر ہی اور جولائی تک داخل ہو جائے گا۔

(۲) لاہور سے قریشی عبدالرشید صاحب جنرل سکرٹری تحریک جدید نے اطلاع دی ہے کہ ہر حلقہ کا سکرٹری تحریک جدید اس کوشش میں ہے کہ پوری سرگرمی سے کام کرے۔ اور میں خود بھی احباب اور کارکنان تحریک جدید کو توجہ دلا رہا ہوں۔ اور ان کی اطلاع ہے کہ حلقہ وار غلہ فنڈ کی فہرست تیار ہو رہی ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ جلد ہی لاہور کی فہرست اور غلہ فنڈ کا روپیہ ارسال ہو گا۔

(۳) شیخ محمد حسین صاحب پریذیڈنٹ محلہ دارالفضل بڑی توجہ سے خود کام کرتے ہیں انہوں نے اپنے محلہ میں مولوی عطاء محمد صاحب کو سکرٹری مال تحریک جدید منتخب کر کے تحریک جدید۔ ترجمۃ القرآن اور غلہ فنڈ کا کام ان کے سپرد کر دیا۔ اور ساتھ ہی وہ خود بھی کام میں ہر ممکن مدد دے رہے ہیں۔ امید ہے کہ محلہ دارالفضل اپنی وصولی ۹۰٪ فی صدی سے بڑھا دے گا۔ پس جہاں ہر جماعت سکرٹری تحریک جدید کا تقرر کرے وہاں یہ بھی کوشش کرے کہ اس کا وعدہ بہ حیثیت جماعت اپنی جماعت کے وعدوں کی نسبت سے نوے فی صدی ۳۱ر جولائی تک وصول ہو جائے کیونکہ اس تاریخ کو حضور کے خطبہ کی تعمیل کرنے والوں کی دوسری فہرست پیش حضور ہو گی حضور کا یہ ارشاد یاد رہے:۔

"میں نے بتایا تھا کہ کام کرنے کا وقت آیا ہے اور یہی وہ وقت ہے کہ جس میں اخراجات پہلے سے کئی گنا بڑھ گئے ہیں۔ کچھ مبلغ باہر جا چکے ہیں اور کچھ مبلغ تیار ہیں۔ جو عنقریب تبلیغ کے لئے غیر ممالک میں روانہ ہونے والے ہیں۔ اگر ایسے وقت میں جماعت اپنی ذمہ داری کو نہ سمجھے تو کس قدر افسوس کا مقام ہو گا۔ یہ بالکل ویسی ہی بات ہو گی جیسے کوئی شخص اپنے معشوق سے ملنے کے لئے ایک لمبے فاصلہ سے دوڑتا چلا آئے۔ مگر جب اس کے دروازہ پر پہنچ جائے تو ڈیوڑھی میں بیٹھ جائے اور اندر داخل ہونے کی کوشش نہ کرے جو افسوس ایسے شخص کو ہو گا۔ وہی حال ان لوگوں کا ہے۔ جنہوں نے اس سال قربانی کی مگر جب عملی طور پر کام کرنے کا وقت آیا اور خدا تعالیٰ کے سپاہی میدان جنگ میں کام کرنے کیلئے نکل کھڑے ہوئے تو وہ ہمت ہار کر بیٹھ گئے (ہر اس شخص کو جو تحریک جدید کے جہاد میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ کہ وہ اپنے اپنے قربانیوں کے وعدوں کو جلد سے جلد ادا کرے خواہ ترجمۃ القرآن کے ہوں یا تحریک جدید کے دفتر اول کے گیارھویں سال یا دفتر دوم کے سال اول کے یا غلہ فنڈ کے۔ فنانشل سکرٹری) کیا خدا تعالیٰ کے نشانات اس کے تازہ بتازہ معجزات اور اس کی تائید و نصرت کے متواتر واقعات سے مومنوں کو اس طرح فائدہ اٹھانا چاہیئے۔"

"یاد رکھو! خدا تعالیٰ کے نشانات جہاں بڑی رحمت کا موجب ہوتے ہیں۔ وہاں بعض بڑے ابتلا کا بھی باعث بن جاتے ہیں۔ اگر ان نشانات کی قدر کرے۔ تو اس کا ایمان زمین سے آسمان پر پہنچ جاتا ہے۔ اور اگر وہ ان نشانات کی قدر نہ کرے۔ اور ان سے فائدہ نہ اٹھائے تو اس کا ایمان آسمان سے زمین پر آ گرتا ہے۔ پس میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ان نشانات سے فائدہ اٹھائے اپنے ایمانوں کو مضبوط بنائے۔ اور پہلے سے زیادہ قربانیاں کرنے کی کوشش کرے۔ کیونکہ اب اس کی ذمہ داریاں پہلے سے بہت بڑھ گئی ہیں۔"

فنانشل سکرٹری تحریک جدید۔

قادیان میں الفضل کی ایجنسی

رفیق اینڈ کو کے پاس ہے۔ احباب مطلع رہیں۔ اخبار خریدو عمدہ پرچہ گھر پر پہنچایا جاتا ہے ——— !

مرکزی چندہ کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

حضور نے فرمایا "کہ کسی جماعت کو مرکزی چندہ خرچ کرنا بلا منظوری کسی صورت میں بھی جائز نہیں یہ کام کر کے بعد میں منظوری لینا نہ صرف خلاف قانون ہے بلکہ خلاف عقل بھی ہے۔ اگر اس قسم کی اجازت کسی کو دیدی جائے تو یقیناً یہ مرض دوسری جماعتوں میں پھیل جائے گا اور مرکزی کاموں کو سخت حرج پہنچے گا۔"

پس اخبارات کے ذریعہ اعلان کر دیا جائے کہ کسی جماعت کو مرکزی چندہ کے خرچ کی خواہ بامید منظوری کیوں نہ ہو اجازت نہیں ہے۔ اگر کوئی انجمن ایسا کرے گی تو اس کے عہدیداران کو الگ کیا جائے گا۔ اور اس انجمن کو جب تک وہ اپنی غلطی کی اصلاح نہ کرے تسلیم نہ کیا جائے گا۔

ارشاد بالا کے مطابق مقامی عہدہ داران کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ مرکزی چندوں کا روپیہ بلا منظوری نظارت مقامی طور پر خرچ نہ کیا کریں۔ اور نہ بلا وجہ رکھا جایا کرے۔ امید ہے کہ جملہ عہدہ داران محتاط رہیں گے۔ ناظر بیت المال

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا ایک استفسار

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔ "ہماری جماعت جس نے خدا تعالیٰ کے ایک نبی کے ہاتھ پر دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا ہے میں اس سے پوچھتا ہوں کہ کیا اسے قرآن شریف کے پڑھنے کے لیے کوشش کرنی چاہیئے یا نہیں؟" (الفضل خلافت نمبر) حضور کے اس استفسار کا جماعت احمدیہ کے پاس ایک ہی جواب ہے کہ "ہاں یقیناً" ہمیں قرآن شریف کے پڑھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ "لیکن محض زبانی "ہاں" بے فائدہ ہے ہمارے لئے عملی اقدام ضروری ہے۔ ہماری خوش نصیبی سے قادیان میں ۲۵ر اگست تا ۲۵ر ستمبر ترجمۃ القرآن کی کلاس کھل رہی ہے۔ ہماری ہر مجلس ایک ایک نمائندہ اس میں شرکت کے لئے بھیجکر اس سے استفیض ہو سکتی ہے۔ وہ نمائندہ یہاں سے پڑھ کر جائے گا۔ اور پھر اپنے مقام پر جا کر اپنے دوسرے بھائیوں کو پڑھائے گا۔ علماء و زعماء حضرات جلد مطلع فرمائیں کہ کون صاحب ان کی مجلس کی طرف سے آ رہے ہیں۔ خاکسار مشتاق احمد مہتمم تعلیم دار الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

ہفتہ تعلیم و تلقین —— احباب کے مشورہ کی ضرورت

جیسا کہ پیشتر ازیں اعلان کیا جا چکا ہے کہ سال رواں کے ہفتہ تعلیم و تلقین کے لئے "موعود ادیان عالم" کا موضوع تجویز کیا گیا ہے۔ جو لیکچروں کے لحاظ سے چھ حصوں میں۔ اور عناوین۔ مضامین کے لحاظ سے حسب ذیل گیارہ حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

۱۔ موعود اسلام	مسیح موعود	۵ موعود مسیحیت	۹ موعود زردشتزم
۲۔ موعود اسلام	محمد	۶ موعود ہندو مذہب	۱۰ موعود بدھ مذہب
۳۔ موعود اسلام	مہدی	۷ موعود سکھ مذہب	۱۱ موعود کنفیوشزم
۴۔ موعود اسلام	ظلی نبی	۸ موعود یہودیت	

جماعت کے مختلف مضمون نگار حضرات سے ان عناوین پر لکھنے کی درخواست کی گئی۔ اور ساتھ ہی یہ عرض کیا گیا کہ پہلے ہر مضمون نگار اپنے مضمون کا خاکہ بھجوائیں تا اسے دیکھ کر مشورہ عرض کیا جا سکے۔ تمام خلاصے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ احد سب کمیٹی کی خدمت میں پیش ہوئے۔ جنہوں نے ملاحظہ فرما کر ہدایت فرمائیں۔

احباب سے التماس ہے کہ اس بارہ میں اپنے مفید مشوروں سے مستفیض فرمائیں۔ نیز اگر کسی دوست نے ان مضامین کے بارہ میں کوئی خاص ریسرچ کی ہو یا اس کے پاس کوئی خاص حوالہ موجود ہے۔ تو وہ مزید مطلع فرمائیں۔

خاکسار مشتاق احمد سکرٹری سب کمیٹی انصار و خدام برائے تعلیم و تلقین

گجراتی تبلیغی ٹریکٹ

خاکسار نے گجراتی زبان میں ایک ٹریکٹ شائع کیا ہے۔ جو گجراتی داں ہندو پارسی۔ خوجہ میمن۔ بوہرے وغیرہ اقوام کے لئے انشاء اللہ مفید ہوگا۔ جو دوست اپنے علاقے کے گجراتی داں لوگوں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہوں۔ وہ خاکسار سے مفت منگوالیں

خاکسار: عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اعلان نکاح

۱۵/۴۵ مطابق یکم جمادی الثانی ۱۳۵۴ھ عبدالحی پسر عطاء محمد احمدی کا نکاح جنیبہ ناصرہ بنت مرزا لیین بیگ کے ساتھ بعوض مبلغ پانصد روپیہ چوہدری اللہ دتا صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ نے پڑھا۔ احباب طرفین کے لئے دعا فرماویں۔ کہ باعث برکت رحمت ہو۔

خاکسار عطاء محمد احمدی
سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ ڈنگہ

ایک نہایت ضروری التماس

بعض ان احباب کے نام جن کا چندہ ۲۰ جولائی ۱۹۳۵ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ وی پی ارسال کئے جا رہے ہیں۔ ان کا اخلاقی فرض ہے کہ وصول فرما کر ممنون فرمائیں عدم وصولی کی صورت میں دفتر کو بھی نقصان ہوگا مگر وہ خود حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے روح پرور ملفوظات خطبات اور ارشادات سے محروم ہو کر بہت بڑا نقصان اٹھائیں گے۔

منیجر

حب جند

یہ گولیاں اعصابی اور دماغی کمزوری کے لئے بے حد مفید ہیں۔ ہسٹریا اور مراق کے لئے نہایت مجرب ثابت ہوئی ہیں۔

قیمت فی بکس گولیاں
اٹھارہ روپے
ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

مطبوعات سندھ ساگر اکادمی

مولانا عبیداللہ سندھی حالات، تعلیمات سیاسی افکار مکتوبہ ۶ عہ
شاہ ولی اللہ اور ان کا فلسفہ ۶ عہ
شاہ ولی اللہ اور ان کی سیاسی تحریک ۱۲ عہ
خطبات مولانا عبیداللہ سندھی ۸ عہ
امام ربانی مجدد الف ثانی اور ان کا نظریہ توحید ۱۲ عہ
شخصیات از پروفیسر محمد سرور ۲ عہ
قرآنی دستور انقلاب از حضرت مولانا سید اللہ صاحب سندھی ۸ عہ

دیگر مطبوعات

مقالات مولانا محمد علی مرحوم دو جلدوں میں ۳ عہ
سوشلزم مرتبہ عبداللطیف اعظمی ۱ عہ
نظام حکومت ترجمہ اکرام قسیم ۸ عہ
رہنمائے عقل محمد عثمان فارقلیط ۶ عہ
ہندوستان کی فیصلہ کن جنگیں از محمود مورخ ۶ عہ
مقامات جمال الدین افغانی ۶ عہ
مقالات اسلم مولانا اسلم جیراجپوری ۷ عہ
اسلام کیسے پھیلا عبدالواحد سندھی ۷ عہ

محصول ڈاک بذمہ خریدار — منگوانے کا پتہ:-

سندھ ساگر اکادمی، ٹمپل روڈ — لاہور

ثارک افیون

مدک وچانڈو۔ افیون کی تباہ کاریاں ظاہر ہیں لوگ اس کو کچی استعمال کر کے اپنی زندگی کو اپنے ہاتھوں مٹا رہے ہیں اور اپنی زندگی کی امنگوں کو یاس و حسرت سے بدلتے ہیں غرضکہ افیون کا استعمال ہر صورت میں برا ہے۔ اور افیونی کو کھا کر اپنے روپے کو برباد کرتے ہیں اس دوا کے استعمال سے افیم مدک وچانڈو ہمیشہ کے لئے چھوٹ جائے گی۔ یہ نہایت مجرب دوا ہے اس دوا سے نہ آنسو بہتے ہیں۔ نہ ناک بہتی ہے۔ نہ جماہی آتی ہے نہ پیٹ میں مروڑ ہوتا ہے۔ نہ ہاتھ پیروں میں درد ہوتا ہے پانچ روز میں چھوٹ جاتی ہے قیمت فی بوتل ۱۰ روپیہ

مولوی حکیم ثابت علی (پنج دھان)
محمود نگر ع لکھنؤ

مطبوعات ادارہ ادبیات نو

گھاگھی۔ ممتاز (ناول) انانے ۱۲ عہ
منگا پانڈے شیر محمد اختر ۱۲ عہ
ارضی دیوتا خلیل جبراں ۶ عہ
پاگل ۸ عہ
مسلم انڈیا مرتبہ شیر محمد اختر ۱۰ عہ
داہمہ شیر محمد اختر ۱۲ عہ

دیگر مطبوعات

قمر جہاں بیگم ضیاء الحسن ناول ۱۰ عہ
نئے پرانے کھنڈر عظیم آبادی افسانے ۱۲ عہ
لوک جھونک کوثر چاندپوری ۱۲ عہ
خوابوں کے دیوانے مسعود جاوید ۶ عہ
نوشاب رضیہ سلطانہ ناول ۸ عہ
صبر و ضبط حسن عزیز جاوید افسانے ۱۲ عہ
لالہ و گل اثر لکھنوی قطعات ۱۰ عہ
نغمۂ سیاہی شکیل بدایونی نظم ۲ عہ
ناقوس راج بلدیو راج نظم ۶ عہ

محصول ڈاک بذمہ خریدار

منگوانے کا پتہ

ادارہ ادبیات نو۔ ۵۸ ٹمپل روڈ۔ لاہور

ممبر خریداری

کے بغیر دفتر زیادہ سے زیادہ وقت صرف کرنے کے باوجود آپ کے ارشاد کی تعمیل نہیں کر سکتا۔

(منیجر)

تعمیر مکانات کے متعلق ضروری امور قابل غور

(۱) احباب اکثر مکان کی تعمیر بغیر تخمینہ لاگت لگائے شروع کر دیتے ہیں۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جو روپیہ مکان کے لئے ان کے زیر نظر ہوتا ہے وہ ختم ہو جاتا ہے۔ اور تکمیل مکان کے لئے زیر بار ہونا پڑتا ہے

(۲) اس قباحت سے بچنے کے لئے رفیق اینڈ کو نے ماہرین فن تعمیر کا انتظام کیا ہے۔ جو مکان کا نقشہ فن تعمیر کے جدید نظریوں کے مدنظر تیار کر کے آپ کو تخمینہ لاگت کر دیں گے۔

(۳) مکان صحت افزا۔ ہوادار۔ اور کفایت شعاری کے اصولوں پر تیار ہوگا۔

(۴) مشورہ مفت ہوگا

(۵) نقشہ اور تخمینہ لاگت کے لئے واجبی اجرت لی جاوے گی

(۶) جو دوست مکان کمپنی کے زیر نگرانی بنانا چاہیں گے۔ یہ کام واجبی کمیشن پر کیا جائے گا۔

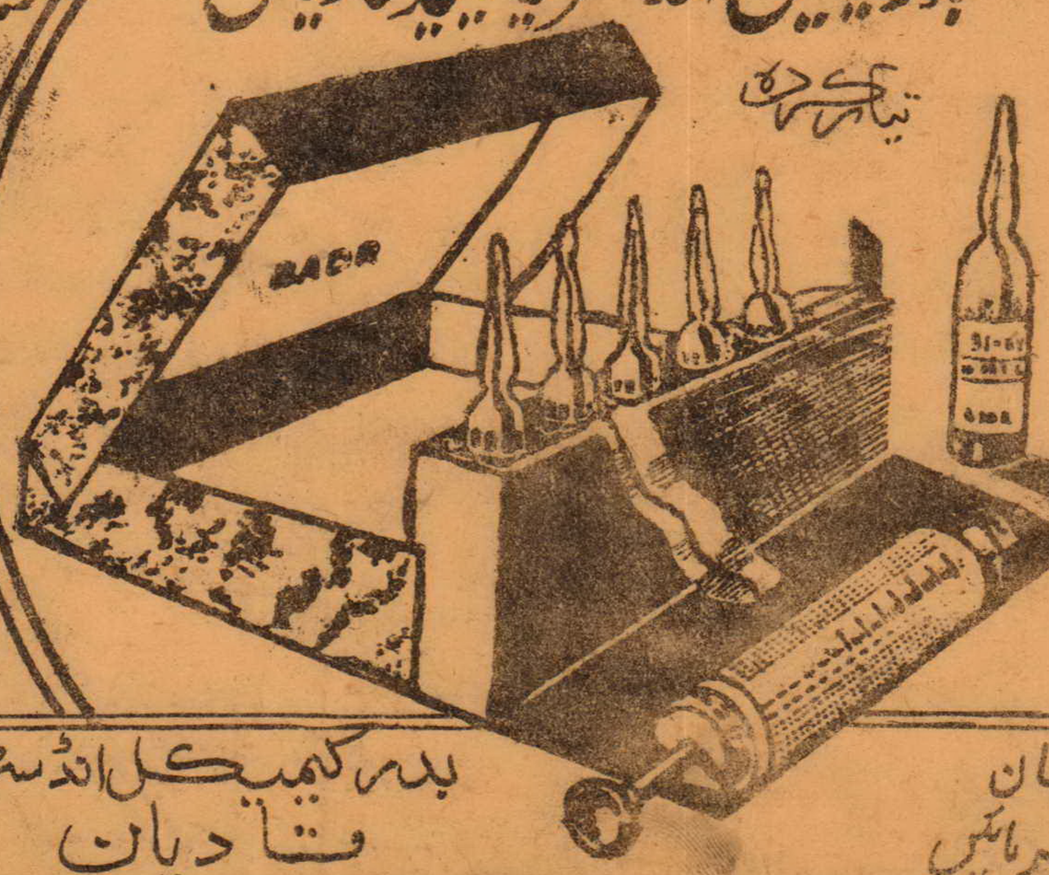

بدر کیمیکل انڈسٹریز لمیٹڈ قادیان

تیار کردہ

کیفین اسپرین کی سر درد کی ٹکیاں بہترین مشینری سے تیار کردہ

کونین (دبائی ہائیڈرو) ایچ ٹین کیمفران آئل کے ٹیکے اپ ٹو ڈیٹ لیبارٹری میں تیار شدہ

ڈاکٹر صاحبان فہرست طلب فرمائیں

بدر کیمیکل انڈسٹریز لمیٹڈ قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن۔ ۹ر جولائی۔ ناروے کے ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ ناروے اور جاپان کے درمیان پہلے ہی جنگ کی سی صورت حالات ہے۔ اور اب ناروے کی گورنمنٹ نے اس کا باقاعدہ اعلان کر دیا ہے۔

پیرس ۹ر جولائی۔ رائٹر کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ فرانس کے کمیونسٹوں اور سوشلسٹوں نے مل کر ایک نئی پارٹی فرنٹ ورکرز قائم کی ہے۔ ہر دو پارٹیاں فرانس میں آئینی حالات رائج کرنا چاہتی ہیں۔ اور ایک آئین ساز مجلس قائم کرنا چاہتی ہیں۔ لیکن جنرل ڈیگال اس کے خلاف ہیں۔

آلڈرشاٹ ۹ر جولائی۔ کینیڈین ہیڈ کوارٹر نے اعلان کیا ہے۔ کہ ۱۰۰ کینیڈین سپاہیوں کو فسادات میں حصہ لینے پر زیر حراست کر لیا گیا ہے۔ ان پر فرد جرم عاید کر کے ان کا کورٹ مارشل کیا جائے گا۔

چنگکنگ ۹ر جولائی۔ ہندوستان سے چین کو تین ہزار ٹن روئی بھیجی جا چکی ہے۔ اب پھر دوسری دفعہ تین ہزار ٹن ساڑھ لاکھ گانٹھوں میں بھیجی جا رہی ہے۔ اور وہ مغربی چین میں اتحادیوں کے ہوائی اور خشکی کے راستوں کے آخری اڈے کنمنگ میں پہنچ رہی ہے۔ اس روئی میں سے ۱۳۵۰۰ گانٹھیں کنمنگ کی امریکن افواج کے ۵۰۰ گانٹھیں چینی افواج کے حوالہ کیجاویں گی۔ ۳۰۰۰۰ گانٹھیں چنگکنگ کو بھیجی جائیں گی۔ جس میں سے دو تہائی وہاں کے کپڑے کے کارخانوں کو دے دی جائیں گی۔ جو روئی وہاں پہنچی ہے۔ اس سے چنگکنگ اور کنمنگ کے سبھی کارخانے کئی ماہ تک چالو رہ سکینگے۔

لاہور ۹ر جولائی۔ ڈائرکٹر جنرل شعبہ اطلاعات و کوالف تجارت کلکتہ نے ہندوستان میں فصل گندم کا دوسرا تخمینہ مرتب کیا ہے۔ جو یہ ہے۔ سال ۱۹۴۴ء میں رقبہ زیر کاشت گندم ۹۳۰۰۰ ایکڑ ہے۔ اس کے بالمقابل سال ماسبق کا نظر ثانی رقبہ ۳۳۱۷۸۰۰۰ ایکڑ تھا۔ فصل کی حالت بحیثیت مجموعی خاصی اچھی ہے۔

لنڈن ۹ر جولائی۔ آغاز جنگ سے لیکر جون ۱۹۴۵ء تک برطانوی نوآبادیاتی اور اتحادی سرنگیں صاف کرنے والے بیس ہزار ۲۹ سرنگیں صاف کر چکے ہیں۔ سرنگیں صاف کرنے میں اتحادیوں کی نگرانی میں جرمن سرنگیں صاف کرنے والوں نے بھی حصہ لیا۔ کل ایک ہزار ۵۳۳ مائن سویپر کشتیوں نے سرنگیں صاف کرنے میں حصہ لیا۔ اس خطرناک کام میں ۲۶۳ کشتیاں ضائع ہوئیں۔ اور ۱۲ کو سخت نقصان پہنچا۔

شملہ ۹ر جولائی۔ یہ افواہ گرم ہے۔ کہ لارڈ ویول۔ مولانا آزاد اور گاندھی جی کو ملاقات کے لئے پھر بلائینگے۔ تاکہ مسٹر جناح کی کل کی ملاقات سے جو سوالات پیدا ہوئے ہیں۔ ان کے متعلق ان سے مشورہ لیں۔

واشنگٹن ۹ر جولائی۔ بھاری امریکن بمباروں نے اوکی ناوا اور آیوجیما کے ہوائی اڈوں سے اڑ کر خاص جاپان کے جزیرہ کیشو پر حملہ کیا۔ لگاتار حملوں کا یہ چوتھا دن ہے۔ دشمن کے ریلوے انجنوں۔ مال لے جانے والی گاڑیوں ہوائی میدانوں اور کارخانوں کو خاص طور پر نشانہ بنایا۔

واشنگٹن ۹ر جولائی۔ کل پھر امریکن ہوائی جہازوں نے فلپائن کے ہوائی اڈوں سے اڑ کر فارموسا پر حملے کئے۔

لنڈن ۹ر جولائی۔ شمالی بورنیو میں آسٹریلین فوجیں آگے بڑھ رہی ہیں۔ کل جاپانی جہازوں نے ایک اڈے پر حملہ کیا۔ مگر ان کے اس حملے کو ناکام بنا دیا گیا۔ دوسری طرف ہماری فوجیں ساحل کے ساتھ اپنے مورچہ کو وسیع کرتی جا رہی ہیں۔ اور تین میل آگے بڑھ گئی ہیں۔

کانڈی ۹ر جولائی۔ برما میں سٹانگ دریا کے موڑ کے پاس سخت لڑائی ہو رہی ہے۔ یہ جگہ رنگون سے ۵۰ میل دور ہے۔ مشرق اور مغرب سے دشمن کو مدد پہنچ رہی ہے۔ دشمن پر گولہ باری اور بمباری کر کے دریا سٹانگ کی طرف دھکیل رہے ہیں۔

شملہ ۹ر جولائی۔ آج دو بجے دوپہر آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا جلسہ ہوا۔ جلسہ کے ایک گھنٹہ بعد مولانا آزاد نے ایک مہر بند خط وائسرائے کو بھیجا۔ چار بجے کے بعد مسٹر جناح کے سیکرٹری نے وائسرائے کے سیکرٹری کو ایک چٹھی دی جس کا مضمون آل انڈیا مسلم لیگ نے تیار کیا تھا۔ یہ مضمون تیار کرنے سے قبل وائسرائے کی چٹھی پر اچھی طرح غور کیا جائے۔ آج مسلم لیگ کمیٹی کا جلسہ ختم ہو گیا۔ جس کے بعد ایک ممبر نے اخباری نمائندوں کو بتایا۔ کہ اگرچہ مسلم لیگ کے ممبروں سے کہا گیا ہے۔ کہ وہ شملہ میں ہی ٹھیریں۔ مگر لیگ کمیٹی کا دوبارہ جلسہ اسی صورت میں ہوگا۔ جب اس کی خاص ضرورت محسوس کی جائیگی۔

شملہ ۹ر جولائی۔ وائسرائے ہند نے بتایا۔ کہ مسٹر جناح کو یہ بتا دیا گیا تھا۔ کہ اس عارضی نظام اور ممبروں کا فیصلہ وائسرائے خود کرے گا۔ اس لئے یہ پابندی نہیں لی جا سکتی۔ کہ کسی کمیٹی کی پیش کردہ ساری فہرست کو منظور کر لیا جائیگا۔

شملہ ۹ر جولائی۔ آج تیسرے پہر وائسرائے ہند نے وزیر اعظم پنجاب سے ملاقات کی۔

واشنگٹن ۹ر جولائی۔ کل ڈیڑھ سو ہوائی جہازوں نے آیوجیما کے اڈوں سے اڑ کر خاص جاپان پر حملہ کیا۔ اور بہت کچھ نقصان پہنچایا۔

لنڈن ۹ر جولائی۔ اتحادی فوجیں بالک پاپن کے اردگرد پھیلتی جا رہی ہیں۔

سان فرانسسکو ۹ر جولائی۔ لیفٹیننٹ جنرل سمتھ نے جو جاپان کے خلاف امریکی فوجوں کی کمانڈ کرتے رہے ہیں۔ ایک بیان میں کہا کہ جاپانی سپاہی اپنے افسروں کے اشارے پر فوراً ہتھیار ڈال دینے کے لئے تیار ہو جائینگے۔ اور جاپانی کارخانہ دار اس امر کے متمنی ہیں۔ کہ جنگ جلد ختم ہو۔

بیروت ۹ر جولائی لٹکیا کے حادثہ میں ۶۱ اشخاص مقتول یا سخت مجروح ہوئے۔ ۱۹ شہری مارے گئے۔ اور ۳۰ سخت زخمی ہوئے۔ اس حادثے کا اصل سبب یہ تھا۔ کہ ایک فرانسیسی گاڑی کے نیچے ایک شامی لڑکی آگئی تھی۔ جس کی وجہ سے دونوں پارٹیوں میں تصادم ہو گیا۔

پیرس ۹ر جولائی۔ جوزف ڈارنینڈ کو اٹلی سے پکڑ کر یہاں لایا گیا ہے۔ اس نے اس امر کا انکشاف کیا ہے۔ کہ وہ جرمنی سے بھاگ کر آنے کے وقت ۱۴۰۰۰۰ روپیہ اور بہت سا سونا اپنے ہمراہ لایا تھا۔ جو اس نے اٹلی میں ایک جگہ پر چھپا رکھا ہے۔ اور یہ فنڈ فرانسیسی قوم پرستوں کو ورغلانے کے لئے گسٹاپو نے جمع کیا تھا۔

دمشق ۹ر جولائی۔ حکومت شام اور لبنان نے ایک میٹنگ میں یہ سمجھوتہ کیا ہے۔ کہ وہ فرانس سے کسی قسم کا براہ راست تعلق نہ رکھینگے۔ جبتک کہ فرانسیسی دستے ملک سے نکل نہ جائیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ دونوں ملک فرانس کو کسی قسم کی خاص رعایت دینے کے لئے ہرگز تیار نہیں ہیں۔

لنڈن ۹ر جولائی۔ مسٹر ایڈن وزیر خارجہ کا بڑا لڑکا جو برما میں سمندری جہاز پر سارجنٹ کی خدمات بجا لا رہا تھا۔ چند روز سے لاپتہ ہے۔

دہلی ۹ر جولائی۔ اس امر کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ کہ انٹرنیشنل لیبر کانفرنس کا ستائیسواں اجلاس پیرس میں منعقد ہوگا۔ جو پندرہ اکتوبر سے شروع ہو کر ۷ نومبر تک رہے گا۔

لنڈن ۹ر جولائی۔ رائل کینیڈین ایئر فورس کے جہاز آج سورج کے فوٹو لینے کے لئے برمنگھم کے اوپر مختلف سمتوں میں پرواز کریں گے۔

بغداد ۹ر جولائی۔ حکومت عراق مابعد جنگ کی تعلیمی ترقیات کی ایک میٹنگ میں اس امر کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ اگلے سال بچوں کی ابتدائی تعلیم کے لئے تمام ملک میں وسیع طور پر انتظامات کئے جاویں۔ تاکہ کوئی بچہ تعلیم سے محروم نہ رہے۔ علاوہ ازیں اس سال دالم طلباء یورپین ممالک میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھیجے جا چکے ہیں۔ اور ہر سال اس تعداد کو بڑھا دیا جائیگا۔ اس کے علاوہ بڑی عمر والوں اور لڑکیوں کے لئے نائٹ کلاسز کا انتظام کر دیا گیا ہے۔

چنگکنگ ۹ر جولائی۔ چین اور جاپان کی ۸ سالہ جنگ میں جاپانی مقتولین کی تعداد ۲۵۰۰۰۰۰ ہے۔

کٹک ۹ر جولائی۔ ہندوستان کی مشرقی ریاستوں میں سے ۳۹ ریاستوں نے ایک متحدہ ہائی کورٹ بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کورٹ کے انتظام کے لئے چھ نمائندوں کی ایک کمیٹی بنا دی جاوے گی۔ جو تین سال تک کام کرے گی۔ اس کے بعد پھر انتخابات کے ذریعہ سے نمائندے چنے جاویں گے۔

قاہرہ ۹ر جولائی۔ مصر کی منسٹریل کمیٹی نے پانچ سالہ سکیم کا ایک لائحہ عمل تجویز کیا ہے۔ جس میں گیارہ کروڑ پچاس لاکھ پونڈ اخراجات کا تخمینہ کیا گیا ہے۔ جسے بجلی۔ سڑکوں کی مرمت حفظان صحت زراعت اور ریلوے لائنوں پر خرچ کیا جائیگا۔